

## سامنسی ترقی تو صرف کافروں کا کام ہے؟

2019 کے نوماہ گزرنے کو ہیں۔ تین ماہ بعد یہ سال اپنے اختتام تک پہنچ جائیگا۔ اس میں کم از کم ہمارے لیے کسی قسم کی کوئی نئی بات نہیں۔ یہاں سال آتے ہیں، گزر جاتے ہیں۔ کلینڈر پر نیا سال لکھا جاتا ہے۔ معاشرہ، نظام اور ملک بالکل اسی رفتار سے جاری و ساری رہتا ہے جو پہلے تھی۔ کوئی جو ہری تبدیلی نہیں آتی۔ ہمارے ملک میں بہتر بر س سے نہ کسی کے پاس سوچنے کا اختیار ہے اور نہ ہی کوئی نئی بات کرنے کی ہمت۔ ان حالات میں معاشرتی ترقی کے متعلق بات کرنا مکمل طور پر عبث ہے۔ اسلیے بھی کہ ہمارے ملک میں سامنس کی بنیاد پر تحقیق کا کوئی وجود نہیں ہے۔ یا شاید کم ہے۔ بہتر بر س سے عمائدین کے بیانات کو سامنے رکھیں۔ سامنس، تحقیق اور تجربات پر کسی قسم کی کوئی توجہ نظر نہیں آئیگی۔ وہی دو چار گھسے پڑے مسئلے جو ہماری سوچ کو قید کر چکے ہیں اور جن سے مفر کا مطلب سیدھی سیدھی غداری گردانی جاتی ہے۔ دیکھا جائے تو ہم لوگ جدت پسندی سے حد درج خوف ذدہ ہیں۔ مگر دنیا میں ایسا نہیں ہے۔ ترقی یافتہ معاشرے پوری قوت کے ساتھ تحقیق، سامنس اور آزاد سوچ کے ساتھ کھڑے ہوئے ہیں۔

2019 کے صرف نومہینوں میں سینکڑوں ایسی ایجادات سامنے آئی ہیں جن سے انسانی زندگی تبدیل ہو جائیگی۔ ویسے دس بارہ بر س کے بعد کیا ہوگا۔ اسکے متعلق سوچنا بھی محال ہے۔ 2019 میں دو امریکی سامنہ داؤں نے ”سول سڑکیں“ بنانے میں محیر العقول کامیابی حاصل کی ہے۔ امریکی شہر سٹینڈ پوسٹ میں ان باہم سامنہ داؤں نے اپنے گیراج سے اس کام کا آغاز کیا۔ اب اپنے تجربات میں کامیاب ہو کر پوری دنیا کو ”سول سڑکیں“ بنانے کی دعوت دے رہے ہیں۔ مطلب یہ ہوا کہ اب سڑکیں سیمنٹ، بھری، مٹی، تار کوں سے نہیں بلکہ سول پینلز سے بنیں گی۔ یہ پینلز ڈھانی لاکھ پاؤنڈ کے وزنی ٹرک کو بھی آرام سے برداشت کر لیں گے۔ ان پر گاڑیاں ویگنیں، بڑے اور چھوٹے ٹرک بغیر کسی وقت سے روای دواں رہیں گے۔ آپکے ذہن میں سوال اٹھے گا کہ سیمنٹ اور بھری کو متروک کر کے سول پینلز پر کیوں منتقل ہو جائے۔ مگر فوائد اس درجہ زیادہ ہیں کہ انسانی عقل حیران رہ جاتی ہے۔ سب سے پہلے ان سے بھلی پیدا کی جاسکتی ہے۔ جو سڑک کے اردو گرد کے گھروں کیلئے کافی ہے۔ جن علاقوں میں برف پڑتی ہے۔ یہ سڑکیں برف کو خود بخود پکھلا کر پانی میں تبدیل کر دیں گے۔ یہ پانی سڑک کے اردو گرد ترتیب سے بننے آبی نظام میں منتقل ہو جائیگا اور انسانی استعمال کے کام آ سکتا ہے۔ پوری دنیا اب ڈیزل یا پیروول کی بجائے ”برقی گاڑیوں“ پر تیزی سے منتقل ہو رہی ہے۔ مغربی دنیا میں تو خیر لوگ اب پیروول والی گاڑیاں استعمال کرنے کے خلاف طاقتور ہم چلا رہے ہیں۔ کئی ملک اعلان کر چکے ہیں کہ اگلے دس میں انکے ہاں، صرف اور صرف الیکٹرک گاڑیاں ہونگی۔ یہ انقلابی قدم ہمارے جیسے پسمندہ ملک میں کب پہنچتا ہے۔ اسکے متعلق کچھ کہنا وقت ضائع کرنے کے برابر ہے۔ سول پینلز پر مشتمل سڑکیں، بھلی پر چلنے والی گاڑیوں کو خود بخود چارج کرتی رہیں گے۔ یعنی گاڑی میں لوگ موجود ہیں، گاڑی چل رہی ہے اور اس میں کسی ایندھن کی ضرورت نہیں۔ یہ سولکوں کے شہریوں سے تو انہی حاصل کر رہی ہے۔ جن سامنہ داؤں نے یہ کارنامہ انجام دیا ہے انکے پاس تحقیق کیلئے پیسے نہیں تھے۔ دنیا کے سولکوں کے شہریوں نے انکو عطیات بھجوائے ہیں۔ ان سامنہ داؤں نے شہر میں اپنا پہلا دفتر قائم کیا ہے۔ پوری دنیا انکے تجربات سے فائدہ

اٹھانا چاہتی ہے۔ مساوئے ہمارے جیسے ممالک کے جن میں سڑکوں کی تعمیرات میں کمیشن کوشیر مادر کی طرح حاصل کیا جاتا ہے۔ آنے والے وقت میں مغربی دنیا ”سول پینٹز“ کی بنی ہوئی سڑکوں کی طرف آجائیگی۔ ہم اس وقت بھی بے مقصد نظرے لگانے میں مصروف ہونگے۔

امریکہ ہی میں چند سائنسدانوں نے ”الٹر اساؤنڈ“ کا ایک گھریلو کامیاب تجربہ کیا ہے۔ دراصل الٹر اساؤنڈ کی لہروں کی بنیاد ”ڈوفن“ سے مل گئی ہے جو کہ ایک ذہین ترین آبی جانور ہے۔ سائنسدانوں نے الٹر اساؤنڈ مشین بنائی ہے جس کا وزن صرف تین سو گرام ہے۔ اس ڈبیا کا نام ”ڈوفنی“ رکھا گیا ہے۔ اسکا گھریلو استعمال کیا ہے۔ یہ ہماری فہم سے بھی اوپر ہے۔ یہ کپڑے دھونے کیلئے استعمال ہوتی ہے۔ آپ کسی ٹب میں پانی ڈالیں اور اس کے بعد ڈوفنی کو اس میں رکھ دیں۔ تمام کپڑے صرف چالیس منٹ میں مکمل طور پر صاف ہو جائیں گے۔ کسی واشنگ مشین، کسی دھوبی، کسی ملازم کی ضرورت نہیں رہیگی۔ وقت کی بچت کو چھوڑیے۔ اسکے چلنے کی کوئی آواز نہیں ہوتی۔ یعنی اگر ٹب کے پانی میں کپڑے اور ڈوفنی موجود ہے تو اسکی موجودگی میں آپ تمام کام بڑے سکون سے کر سکتے ہیں۔ یہ کسی صورت میں کوئی شور پیدا نہیں کرتی۔ ایک کلوگرام تک کے استعمال شدہ کپڑے اس بہترین طریقے سے صاف ہونگے کہ انسان جیران رہ جائیگا۔ تھوڑے ہی عرصے میں لانڈریاں، واشنگ مشین اور شوکر کے پٹخ پٹخ کر کپڑے دھونے والے دھوبی، سب بے معنی ہو جائیں گے۔ انسانی زندگی اس سے حد درجہ سہل ہو جائیگی۔

یورپ میں تحقیق کے بعد 2019ء میں Eye Drive نام کی ایک چھوٹی سی مشین بنائی ہے۔ یہ بڑے آرام سے گاڑی کے ڈیش بورڈ پر نصب ہو سکتی ہے۔ اسکے بعد آپ کی ونڈسکرین مکمل طور پر کمپیوٹر کی سکرین کی طرح فعال ہو جاتی ہے۔ جس راستے پر جانا ہے، صرف اسکا نام ہی نہیں، ونڈسکرین کے ایک خاص حصے میں منزل کے تمام کوائف آجائیں گے۔ ونڈسکرین بتائیگی کہ کس طرف مڑیں، کس رفتار سے چلیں اور راستے کی صورتحال کیا ہے۔ اسکے ساتھ ایک کیمرہ بھی نصب ہو گا جو آپ کو مکمل طور پر گاہنید کر ریگا کہ گاڑی کے پیچھے اور آگے کتنی ٹریفک ہے اور آپ کی گاڑی ان سے کتنی دور ہے۔ دراصل یہ وائی ٹیکنالوژی پر موثر طریقے سے چلنے والی وہ مشین ہے جو انفراریڈ شعاعوں کے ذریعے آپ کے ہاتھوں کی حرکت کو پڑھے گی اور گاہنید کر گی کہ گاڑی کیسے چلانی ہے۔ اب توجہ S.I.B.S میں کی طرف مبذول کرواتا ہوں۔ یہ ایک حیرت انگیز ایجاد ہے۔ وائی ٹائی سے نسلک یہ بٹن گھر کے کسی حصے میں لگائیں۔ مرضی کا ہر کام اس میں فیڈ کر دیں۔ یہ بٹن آپ کو ہر کام کر کے دیگا۔ جیسے چھوٹا بیٹا اگر چلتا چلتا گھر سے باہر چلا گیا ہے۔ تو B.I.S بٹن فوراً اعلان کر ریگا کہ بیٹا گھر سے باہر جا چکا ہے۔ اسے فوراً لیکر آئیے۔ اگر پودوں کو پانی دینا بھول چکے ہیں تو یہ فوراً متنبھ کر ریگا کہ پودوں کو پانی کی ضرورت ہے۔ جائیے انہیں فوری طور پر پانی ڈالیے۔ بالکل اسی طرح اگر کمرے میں ایئر کنڈیشنا م موجود ہے اور وہ آپ کے کہے ہوئے درجہ حرارت سے نیچے جا رہا ہے، تو یہ بٹن مطلع کر ریگا کہ اے سی کو بند کیجئے۔ اگر S.I.B.S میں گھر کے دروازے یا کھڑکیوں کو کھولنے یا بند کرنے کا پروگرام فیڈ کیا ہوا ہے تو یہ مقرر شدہ وقت پر دروازے اور کھڑکیوں کو درج شدہ ہدایات کے مطابق کھولیگا اور بند کر ریگا۔ اگر یہ کسی بزرگ کے پاس ہے اور اچانک طبیعت خراب ہو جاتی ہے تو B.I.S بٹن فوراً بتائیگا کہ بزرگ اس وقت کہاں ہیں اور کس حالت میں ہیں۔ اگر انکی حالت

زیادہ خراب ہوگی تو یہ بُن ہسپتال کی ایم جنسی کو پیغام دیگا کہ فلاں مقام پر فلاں بزرگ کی طبیعت ٹھیک نہیں اور انہیں فوری طور پر ایمبو لینس کی ضرورت ہے۔ اگر اسے دروازے کی گھنٹی کے ساتھ منسلک کر رکھا ہے اور کسی نے بُل بجائی ہے تو آپ جہاں بھی ہیں۔ گھر کے اندر، یا باہر۔ فوری طور پر پیغام آئیگا کہ گھر کے دروازے پر فلاں آدمی موجود ہے اور اسکے کوائف یہ ہیں۔ مطلب یہ کہ کوئی بھی گھر کے دروازے پر آ کر آپکو نہیں کر سکتا۔ اگر فرنچ یا فریز رکا دروازہ بند کرنا بھول گئے ہیں تو یہ بُن بتائیگا کہ فوراً آ جائیے اور فرنچ یا فریز رو درست طریقے سے بند کیجئے۔ یعنی یہ بُن گھر کے تمام کام کرنے اور کروانے میں بہترین مددگار ثابت ہوگا۔

بالکل اسی طرح، Flyte نام کا ایک وائرلیس بلب ایجاد کیا گیا ہے۔ یہ ٹکڑی کے ٹکڑے پر ہوا میں معلق ہوگا۔ مقناطیسی قوت سے یہ ٹکڑی کے ٹکڑے سے دو چار انچ اوپر ہوگا۔ یہ بلب حد درجہ کم بجلی استعمال کرتا ہے۔ یہ بائیس برس تک خراب نہیں ہوتا۔ ہر گھر میں بلب فیوز ہو جاتے ہیں۔ انکو بدلنا پڑتا ہے۔ یہ بلب بغیر کسی دقت کے دودھائیوں تک روشنی پیدا کرتا رہیگا اور فیوز نہیں ہوگا۔ اندازہ کیجئے۔ بلب بنانے والی صنعت آنے والے وقت میں کس حیرت انگیز طریقے سے تبدیل ہوگی۔ جب بھی آپ ملک سے باہر جاتے ہیں تو مقامی زبان کو نہ جانے کی بدولت بہت زیادہ پریشانیاں پیش آتی ہیں۔ اب ایسے انہائی چھوٹے ہیڈفون بنائے گئے ہیں جو کافیں کے اندر فٹ ہو جاتے ہیں۔ یعنی کسی کو پتہ نہیں چلتا کہ آپ نے ہیڈفون لگا رکھے ہیں۔ جس زبان میں بھی ہیڈفون کو بتایا ہوا ہے، وہ تمام جملے اسی زبان میں ترجمہ کر کے بتاتا رہیگا۔ اگر سامنے والا رشین زبان بول رہا ہے اور آپ نے اردو ترجمے کا حکم درج کر رکھا ہے تو ہیڈفون روئی زبان کو خود بخود اردو زبان میں ترجمہ کر کے سنا تا رہیگا۔ کسی کو پتہ ہی نہیں چلے گا کہ آپ اجنبی زبان کو بخوبی سمجھ رہے ہیں۔ یہ ایک حیرت انگیز ایجاد ہے اور اس سے لوگوں کیلئے باہمی روابط حد درجہ آسان ہو جائیں گے۔ اسی طرح Phree Pen ہے۔ کاغذ کے بغیر کسی جگہ بھی لکھیں وہ سب کچھ تحریر کی صورت میں آپکے موبائل فون میں آ جائیگا۔

صرف 2019 کی ایجادات کا ذکر کر رہا ہوں۔ مگر المناک چیز یہ ہے کہ ان تمام ایجادات میں کسی بھی مسلمان ملک یا مسلمان سائنسدان کا کوئی روپ نہیں ہے۔ 2019 کی فہرست سینکڑوں نئی ایجادات پر مشتمل ہے۔ اس کا کالم میں احاطہ کرنا ناممکن ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ سائنسی تحقیق میں موجودہ مسلمانوں کا کسی قسم کا کوئی وجود نہیں ہے۔ مغربی دنیا تیزی سے ترقی کر رہی ہے۔ یہ اور اک بھی ہمیں چھوکر نہیں گزرا۔ ہم جذب باتیت، بنیاد پرستی اور جہالت کی زنجیروں میں بند ہے وہ لوگ ہیں جو شعوری سطح پر مکمل بے جان اور بیکار زندگی گزار رہے ہیں۔ عجیب بات یہ بھی ہے کہ ہم اس زبou حالی میں بہت خوش ہیں۔ شائد ہمارے نزدیک سائنسی ترقی تو صرف اور صرف کافروں کا کام ہے۔ ہمارے جیسے نیک لوگوں کا اس سے کیا واسطہ!

رأو منظر حیات

